The University of Osaka
Institutional Knowledge Archive

Title	پاکستان میں نظرِ بد کا تصور اور اس کی روایت
Author(s)	山根, 聡
Citation	印度民俗研究. 2014, 13, p. 1-33
Version Type	VoR
URL	https://hdl.handle.net/11094/27075
rights	
Note	

The University of Osaka Institutional Knowledge Archive : OUKA

https://ir.library.osaka-u.ac.jp/

The University of Osaka

پاکستان میں نظرِ بد کا تصور اور اس کی روایت

(パキスタンにおける邪視の習俗について)

山根　聡

小文は、パキスタンにおける邪視をめぐる習俗についてウルドゥー語の慣用句となっているものをまとめたものである。邪視(naẕar)は、英語の evil eye を南方熊楠が翻訳したもので[南方 1984:298]、世界各地に見られる現象である[1]。南アジアでも一般的に知られるこの現象は宗教を超えて浸透している[小松原 2006]。

パキスタンにおける邪視の調査は、筆者が 2006 年夏に現地滞在中に実施したもので、邪視に関連する事物、慣用句、諺、体験談などを収集した。

まず、文献に見られる邪視の習俗に関し、世界における邪視の習俗、ペルシア語『果樹園 *Būstān*』に見られる邪視に関する記録、聖書およびクルアーンにみられる邪視の記述、およびウルドゥー詩や慣用句に見られる邪視などを紹介した。ウルドゥー語の慣用句の中には、naẕar utarnā(邪視が落ちる)、naẕar utārnā(邪視を落とす)、cashm-e bad dūr(邪視よ去れ)、cashm zakhm ānā(目が傷つく(邪視がつく))、 nigāh bad karnā(悪い目線を注ぐ)など多数あり、古典から現代作品まで、多くの詩人の作品中に現れる[2]。これらの事例を見れば、邪視という概念がいかに南アジアの人々の身近にあったかが想像できるのである。また、女性固有の邪視に関する慣用句は女性慣用句辞典[Ashmarī]から抽出した。

参考文献

エルワージ,F.T. 奥西峻介訳 1992『邪視』リブロポート

小松原秀信 2006「インド社会の邪視について」『コッラニ―インド亜大陸の人と文化－』 (18)コッラニ編集部（東海大学）64-75

南方熊楠 1984『南方熊楠選集 4』平凡社

Ashmarī, Saiyid Amjad ‘Ali, 2003 *Lughāt al-Khwātīn, ‘Auratoṇ ke Muḥāvre aur Rozmarra*, Lahore: Dār al-Tadhkīr.

Crooke, W. n.d. *Natives in Northern India*, London.

Humāyūnī, Niyāz 1978 *Sindhī Nāma*, Lahore: Markazī Urdū Board.

Maẕhar ul-Islām, 1988 *Lok Panjāb*, Islamabad: Lok Virsa.

---

1 邪視の概念およびわが国における邪視の研究の歴史については、[奥西 1992:452-465]が詳述している。

2 詩句を集めるに当たり、畏友スハイル・アッバース・ハーン(Dr. Suhail ‘Abbās Khān、現東京外国語大学外国人教員)の多大なご教示を得た。ここに記して謝意を申し上げたい。

پاکستان میں نظرِ بد کا تصور اور اس کی روایت

دیباچہ ۔۔۔اس مطالعے کا مقصد

لفظ 'بری نظر'، فارسی ترکیب سے 'نظرِ بد' یا 'بدچشم' 'چشمِ بد' یا محض 'نظر' ہی بھی کہلاتا ہے، انگریزی میں evil eye کہلاتا ہے۔ یہ انسانی معاشرے کا ثقافتی وتہذیبی پہلو ہے، جب کسی کو نقصان پہنچتا تھا یا کوئی بیمار ہو جاتا تھا تو لوگ سمجھتے تھے کہ اس کو نظرِ بد لگ گئی۔ نظر ایک قسم کا احساسِ حسد ہے اور لوگ سمجھتے تھے کہ حسد کی نظر نقصان دہ ہے۔ اس لیے نظر کو ہٹانے کے لیے لوگوں نے کئی مختلف قسم کی چیزوں کا استعمال ہوا۔ اور نظرِ بد کا یہ تصور جیسا کہ انگریزی میں بھی لفظ موجود ہے، اسی طرح تقریباً ساری دنیا میں پایا جاتا ہے۔ اور پاکستان میں بھی یہ تصور موجود ہے۔ اس مضمون کا مقصد، پاکستان میں پائے جانے والے، نظرِ بد اور نظرِ بد کو اتارنے کے تصورات اور اس کے علاج کے طریق کار کا جائزہ لینا ہے۔ ہم لوگ آج کے مشینی دور میں، جدید تیکنالوجی کی دنیا میں رہتے ہیں اور نظر جیسے تصور کو 'اوہام superstition' کے طور پر نظر انداز کرتے ہیں (ویسے تو لفظ 'نظر انداز' بھی ایک معنویت رکھتا ہوا معلوم ہوتا ہے!) ۔

لیکن کبھی کبھی ایسے واقعات ہمارے سامنے آتے ہیں یا ایسی حرکات ظہور پذیر ہوتی ہیں جو بچپن سے ہی ہمارے حافظے کا حصہ ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض چیزوں کو 'روایت' یا 'رسم ورواج' کا نام دیا جاتا ہے۔ اور ان میں سے ایک 'نظرِ بد' کا تصور بھی ہے۔ یہ عین ممکن ہے کہ اس قسم کا تصور آنے والے دور میں متروک ہو جائے، لیکن نظرِ بد کا یہ تصور، نظرِ بد کو اتارنے کے طریق کار کے ساتھ ساتھ نہ صرف اپنے معاشرے کی تہذیبی پہلو کی عکاسی کرتا ہے بلکہ پورے انسانی معاشرے کے تہذیبی پہلو کو دکھاتا ہے۔ پاکستان میں ہزاروں سال پرانی تہذیب موجود ہے۔ اور وقت کے ساتھ ساتھ معاصر تہذیبوں کے اثرات قبول کرتے ہوئے بہت سی تہذیبی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ اس مضمون میں نظرِ بد کے تصور کے ذریعے پاکستانی معاشرے کے تہذیبی پہلو کو پیش کیا جائے گا جس پر آج تک کم توجہ دی گئی ہے۔

یہ تحقیقی مطالعہ، لوک ورثہ پاکستان کے منصوبے کی تکمیل کی کوشش ہے جو لوک ورثہ اور اوساکا کو نیورسٹی آف فارن سٹڈیز کے درمیان کیے گئے معاہدے نے پروان چڑھایا ہے۔ اس کے لیے لوک ورثہ کے صدر محترم عکسی مفتی

صاحب کا بے حد ممنون ہوں۔

اور اس کام کو تکمیل تک پہنچانے کے سلسلے میں لوک ورثہ کے سینئر ڈائرکٹر محترم مظہر الاسلام صاحب نے جس خلوص و محبت کے ساتھ میری رہنمائی فرمائی تھی، اس کے لیے شکریہ ادا کرنے کا کوئی مناسب لفظ تک نہیں ملتا۔ اپنی انتہائی مصروفیات کے باوجود مظہر صاحب نے میرے لیے وقت نکالا اور خوب گپ شپ کرتے رہے اور گپ شپ بھی ایسی جو تہذیبی اور ثقافتی موضوعات کے ہوتی تھی، جو بھی ان کے کمرے میں آتے تھے ان سے پوچھتے تھے کہ ''بھئی نظرِ بد کے بارے میں آپ کا کیا تجربہ ہے؟'' ہمیشہ پرلطف انداز میں پاکستان کی تہذیب پر دلچسپ باتیں ہوتی رہیں۔ یہ ساری باتیں اس مختصر مضمون کے لیے بے حد مفید ثابت ہوئی تھیں۔ جو لوگ مظہر صاحب کے پاس اتے تھے اور مجھے اسی مضمون سے متعلق واقعات سنائے تھے، ان سب لوگوں کے لیے بھی شکر گزار ہوں۔ پاکستان میں نظرِ بد سے متعلق پائے جانے والے نظریات انھی گفتگوؤں کا حاصل ہیں۔ مثلاً میرے پرانے دوست سہیل عباس صاحب نے اہم مواد فراہم کرتے رہے۔ خاص طور پر اردو شعراء کے کلام میں سے نظرِ بد کا تصور نکالنے کا کام ان کی مدد کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ اور چند ایسی کتابوں کے عکس بھی مجھے عطا فرمائے تھے جن کے لیے بھی شکر گزار ہوں۔ اسی طرح میرے عزیز دوست زاہد منیر عامر صاحب نے بھی اس سلسلے میں میری مدد کی جن کے لیے بھی ممنون ہوں۔ اسی طرح میرے محترم دوست انور جہانگیر صاحب نے نظرِ بد کے تصور کے بارے میں دل چسپ رائے دی۔ ان کا بھی شکریہ ادا کرنا ناگزیر ہے۔ میرے پرانے دوست جاوید اکرام صاحب اور ان کا صاحب زادہ مجتبیٰ صاحب، قصور میں پرانی ہنڈیا اور گھوڑے کا نال تلاش کرنے کے لیے دھوپ میں میرے ساتھ چلتے رہے۔ اور مجتبیٰ صاحب نے لاہور کی اندھیری رات کو ایسا رکشہ تلاش کیا تھا جس کے پیچھے گھوڑے کا نال لٹکا ہوا تھا۔ رکشہ تیزی سے چل رہا تھا اس لیے تصویر بنانے میں دقت پیش آ رہی تھی۔ مگر جب تصویر بنی تو ہم سب اتنے خوش ہوئے تھے گویا ہم نے کوئی خزانہ تلاش کر دیا تھا! میں ان سب کا شکر گزار ف ہوں۔ پاکستان اگرچہ تہذیبی خزانوں سیمالا مال ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کے لوگوں کا حفظہ بھی ایک ایسا بڑا خزانہ ہے ہمیں تلاش کی دعوت دیتا ہے۔

نظرِ بد پر تحقیقی کام تقریباً سوا سو سال پہلے ایک انگریز ایلورزی نے کیا تھا، جس کا ذکر بعد میں آئے گا۔ اس کتاب کا جاپانی میں ترجمہ ۱۹۹۲ء میں ہوا تھا۔ چھپائی بھی بہت عمدہ تھی مگر اس کا ترجمہ بھی بہت عمدہ تھا جس سے میں بہت متاثر ہوا۔ یہ ترجم میری یونیورسٹی یعنی اوسا کا یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز کے پروفیسر اوکونیشی شونسو کے صاحب نے کیا تھا۔ اوکونیشی صاحب جو کہ قدیم ایرانی تہذیب کے ماہر مانے جاتے ہیں، انھوں نے مجھے ایلورزی کی انگریزی کتاب عطا

فرمائی تھی اور نظر بد سے متعلق اپنے مضامین بھی مجھے فراہم کرتے رہے۔ یہ ناچیز جائزہ ان کے ترجمہ سے متاثر ہو کر لکھا گیا ہے۔ اور اس جائزے میں فارسی ''بوستان میں نظر کا ذکر'' آیا ہے، یہ حوالہ میرے اردو کے محترم استاد پروفیسر ہیروشی کا گایا صاحب کے لکھے ہوئے مضمون سے اخذ کیا گیا ہے۔ کا گایا صاحب نے حال ہی میں ۴۰،۰۰۰ سے زائد الفاظ پر مشتمل اردو جاپانی لغت چھپوائی تھی، جو ان کی چالیس سالہ محنت کا پھل ہے، میں اس مضمون کو لکھتے وقت اس لغت سے بہت استفادہ کیا، اس کے لیے، کا گایا صاحب کا بھی بے حد ممنون ہوں۔

جیسا کہ ذکر ہوا ہے کہ یہ پاکستان میں پائے جانے والے نظرِ بد سے متعلق عناصر کا ایک مختصر جائزہ ہے۔ جس میں پاکستان کے مختلف علاقوں اور قبائل کی روایتی اور تہذیبی آوازیں گونج رہی ہیں۔ اور اس جائزہ سے قاری کو یہ معلوم ہوگا کہ انسان اپنے لیے، اپنے گھر والوں کے لیے، اپنے دوستوں کے لیے، اور اپنے معاشرے کی بہتری کے لیے کس قسم کی کوشش کرتے آئے ہیں۔ نظرِ بد سے متعلق نظریات میں خوف بنیادی عنصر ہے، کسی چیز کے چھن جانے کا خوف، نقصان کا خوف، جبلی خوف، اور اس خوف سے پیدا ہونے والے اوہام کی یہ عملی صورت ہے۔ اس جائزے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے، ظاہر ہے کہ اس کے علاوہ بھی بے شمار ایسی مثالیں ہوں جن کا تعلق نظر سے ہیں۔ اگر کوئی صاحب اسی کام کو مزید ترقی دیں تو بہت خوشی ہوگی۔

نظرِ بد کیا ہے؟

نظرِ بد کا تصور

بری نظر (نظر) کے بارے میں ''انسائکلو پیڈیا بریٹانیکہ Encyclopaedia Britannica'' میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

'evel eye, an ancient belief that certain individuals could harm others with their glance. The superstition is a wide spread one in the Jewish, Christian, and Islamic traditions, folk cultures, and primitive societies, which has apersisted even into modern times. The power was often supposed to be involntary; a Slav folktale relates the story of a father afflicted with the evil eye who blinded himself in order to avoid injuring his own children. More freequently, envy is thought to be a precipitating cause, especially when times are prosperous, and children and young

animals are considered particularly suspectible. Thus, in medieval Europe---and in popular superstition today--- it was considered unlucky to have onself, or one's belongings praised, so that some qualifying phrase such as "as God will" or "God bless it" was commonly used. Sacred texts, amulets, certain gestures, and ritual drawing s are some of the means used to deflect the evil eye or to turn the malignant glance back onto its perpetrator. ' (Encyclopaedia Britannica, III , p.1017, (032.NEW.V.3, National Library of Pakistan)

اس بیان سے ہمیں فوری طور پر ایسی باتوں کی یاد آجاتی ہے جو آج بھی ہم دعا کے ساتھ شعوری یا لاشعوری طور پر ایسا عمل کرتے ہیں، مثلاً کوئی کسی کی تعریف کرتے ہوئے مسلمان، اس کی براہِ راست تعریف کیے بغیر، ''ماشاءاللہ'' کہتے ہیں۔ یا جب کوئی چھینکے تو ''الحمدللہ'' کہتے ہیں۔ انگریز جب کوئی چھینک مارے تو ''God bless you'' کہتے ہیں۔ ویسے ایورزی کہتے ہیں کہ لفظ bless کا مطلب، انگلستان کے شمالی علاقے کی بولی میں 'ہاتھ سے چھو کر علاج کرنا ہے۔ یعنی یہ لفظ علاج کے معنی میں استعمال ہوا کرتا تھا۔ جاپانی لوگ چھینک کو 'kushami'' کہتے ہیں جس کا ماخذ لعنت بھیجنے والا قول ''kuso-hame'' یعنی "go to the hell" کی بگڑی شکل سے ہے۔ لوگ سمجھتے تھے کہ جب کسی کو چھینک آئے تو اسے زکام ہو گیا تھا یا بیماری ہوگئی تھی، یعنی نظر لگ گئی تھی۔ اس نظر کو ہٹانے کے لیے دعا کے طور پر ایسے جملے یا فقرے کہا کرتے تھے۔ اور آج بھی کہتے ہیں۔

نظرِ بد حسد سے پیدا ہونے والی چیز ہے۔ اور انسان کسی بھی خوشی کے موقعے پر دوسرے کی جانب سے ہونے والے حسد سے ڈرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ نظرِ بد سے بچنے کا عمل شادی یا کسی بچے کی پیدائش جیسے خوشی کے موقعوں پر کیا جاتا ہے۔ یوں نقصان دہ واقعہ غیر متوقع طور پر ہو جانے سے 'نظرِ بد' کا تصور شروع ہوا۔

اس تصور پر سب سے پہلا اور مستند کام ایک انگریز سکالر فریڈریک تھامس ایلورزی Frederick Thomas Elworthy کی تحقیقی کتاب ''ڈی ایول آئی The Evil Eye'' کی صورت میں ہوا جو ۱۸۹۵ء میں شائع ہوئی تھی۔ آج تک دنیا میں اس کتاب کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ اور نظرِ بد پر جتنے کام ہوئے ہیں بیشتر کام اسی کتاب سے اخذ شدہ ہیں۔ چنانچہ ''میک میلین فیملی انسائکلو پیڈیا The Macmillan Family Encyclopedia'' میں ایلورزی کی اس کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے نظرِ بد کے بارے میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

'The evil eye, the ability of certain people to convey misfortune through their gaze, is

a feature of traditional belief in many regions of the world. Associated since antiquity with Mediterranean area and the Muslim peoples of the MIddle East, it also occurs among Yucatan MAYA and Ugandan Lugbara individuals in these societies often wear protective AMULETS to ward of its ill effects. The possessor of the evil eye may unntentionally cause harm to others, although he or she is usually said to be motivated by envy. A brief in the evil eye may thus serve to discourage the provocation of envy and underline boundaries of acceptable behavior, both for those suspected of possessing the evil eye and for thier potential victims.' ("The Macmillan Family Encyclopedia E", p.318.(032.MAC, National Library of Pakistan)

آج بھی جب ہم ایران یا ترکی چلیں تو دکانوں پر، نیلے رنگ کے، پکی مٹی وغیرہ کے سڈول ٹکڑوں میں آنکھ کی شکل کے تعویذ سے ملتے جلتے نمونے مل جاتے ہیں۔اور سیاح اسے تحفے کے طور پر خریدتے ہیں۔یہ آنکھ کا نمونہ بھی نظرِ بد ہٹانے کا علاج ہے جسے گھر میں لٹکایا جاتا ہے۔یعنی ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح کتابوں میں ذکر کیا گیا ہے، دنیا کے بیشتر علاقوں میں نظر کا تصور ہے اور اسے ہٹانے کے لیے کئی طریقہ کار موجود ہیں۔

ایلورزی نے اپنی تصنیف کا آغاز، سترھیں صدی کے مشہور فلسفی فرانسس بیکن Francis Bacon کے اس قول سے شروع کیا ہے۔

'There be none of the affections which have been noted to fascinate or to bewitch, but love and envy; they both have vehement wishes, they frame themselves readily into imaginations and suggestions, and they come easily into the eye, especially upon the pesence of the objects which are the points that conduce to fascination, if any such there be. We see likewise the Scripture calleth envy an evil eye' (Bacon, Essay IX, "Of Envy", 1625, Elworthy, "The Evil Eye", p.1)

انسان قدیم زمانے سے ایک ایسے تصور کے حامل تھے کہ جب کسی کو ایسی چیز اچھی لگے تو دلفریبی سا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔اور اس جذبہ سے حسد جیسا نقصان دہ جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اور اسی سے دوسروں کو نقصان پہنچتا ہے۔اور چونکہ ایسا جذبہ اکثر اوقات کسی کو دیکھنے ہی سے پیدا ہو جاتا ہے اس لیے لوگوں میں دیکھنے یا دیکھے جانے کے ڈر کا احساس پیدا ہوا۔اور لوگ سمجھنے لگے کہ آنکھوں سے ایک کرن، روشنی کی ایک لکیر نکلنے کا تصور رکھنے لگے جسے 'نظرِ بد' کا نام دیا گیا۔اس

لیے، اردو لغت میں 'نظرِ بد' کا معنی دیکھا جائے تو یوں بیان کیا گیا ہے۔

'نظر۔۔۔'عربی، مونث، (۱) بغور دیکھنا (۲) نگاہ، بینائی (۳) نگرانی (۴) تمیز، پرکھ (۵) توجہ (۶) بھوت پریت کا اثر۔ آسیب' (''فیروز اللغات اردو جدید'')

لفظی معنی کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ نظر کا معنی محض دیکھنا نہیں، بلکہ غور سے توجہ سے دیکھنا ہے 'بغور دیکھا'، 'نگرانی'، 'پرکھ'، اور 'توجہ' یہ سارے عمل غور سے کیا جاتا ہے۔ اس میں دل فریبی fascination کا عنصر پایا جاتا ہے۔ اردو کے محاورے میں 'نظر چڑھنا' ہو جس کا معنی 'پسند آنا' یعنی دلفریبی کا جذبہ پیدا ہونا ہے۔ اور 'نظر فریب' بھی کہا جاتا ہے جس کا معنی 'نظر کو لبھانے والا' ہے۔ لوگ سمجھتے تھے کہ نظر بد کی ایک مخصوص قوت موجود ہے۔

جب کسی کے دل میں دلفریبی پیدا ہو جائے تو حاصل کرنے کا احساس پیدا ہو جاتا ہے یعنی دل میں کسی چیز کی کمی کا جذبہ غالب ہو جاتا ہے۔ تو جب ایسا آدمی، ایسے شخص سے ملے جس کے پاس ایسی چیز ہو جس کی کمی محسوس کی جا رہی تھی تو حسد کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ حسد کے جذبے سے مارا ہوا، آدمی کسی چیز کو غور سے دیکھنا شروع کرتا ہے۔ جس کی آنکھوں میں ایک پیاس کا جذبہ پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ آنکھ کا رنگ کچھ اور بن جاتا ہے۔ اور اس جذبے کا اثر دوسروں تک پہنچ جاتا ہے۔ نظرِ بد کا بنیادی تصور اس طرح سے پیدا ہوا۔ اور یہ تصور دنیا بھر میں پایا جاتا ہے۔

اب ایلورزی وغیرہ کے حوالے سے دنیا میں نظر کے تصورات کے بارے میں جائزہ لیا جائے گا۔

تاریخ عالم میں نظرِ بد کا تصور

اس باب میں دنیا کے مختلف مقامات میں پائی جانے والی نظر بد سے متعلق مثالوں کا جائزہ، ایلورزی کی کتاب وغیرہ کی مدد سے لیا جائے گا۔

ایلورزی نے قدیم یونان کے مفکر ہیلیاوڈس Heliodorus کا اقتباس پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قدیم یونانی زمانے سے نظر کا تصور موجود تھا۔

'It was firmly believed by all ancients, that some malignant influence darted from the eyes of envious or angry persons, and so infected the air as to be penetrate and corrupt the bodies of both living creatures and inanimate objects. "When any one looks at what is excellent with an envious eye he fills the surrounding atomosphere with a pernicious quality, and transmits his own envenomed exhalations into whatevery is nearest to him'" (Elworthy,"The Evil Eye", p.8.)

اسی طرح روم میں بھی لوگ نظر سے ڈرتے تھے اور کوئی جب بیمار ہو جاتا تھا تو لوگ سمجھتے تھے کہ اسے نظر لگ گئی۔ بلکہ یوں کہتے تھے کہ ''ٹڈے نے تیرا منہ دیکھ لیا''۔ ایلورزی لکھتے ہیں۔

'In Rome the faculty of fascination was so well recognised that, according to Pliny, special laws were enacted against injury to crops by incantation, excantation, or fascinatikon. The belief in those days was so universal that when a person was ill without apparent cause the people cried: "Mantis te vidit"--- "some fascinator (lit. grillo, grasshopper) has looked on thee"; just as would now be said, "Thou art overlooked" (Elworthy, p.15)

دلچسپ ہے کہ قدیم روم میں کسی کو نظر بد لگے تو یوں کہتے تھے کہ اسے ٹڈے نے دیکھا۔ ٹڈے کا چہرہ انسانوں کے لیے منحوس ہو سکتا ہے مگر اسلام آباد کے 'ج' صاحب کی رائے یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ تصور فصل کے پیداوار سے تعلق رکھتا ہو۔ کیوں کہ ٹڈے فصل کو خراب کر دیتے ہیں۔

مزید برآں، ایلورزی نے انگلستان کے مشہور ترین ادیب ولیم شیکسپیئر William Shakespeare کے کارناموں سے بھی نظر کا ذکر اخذ کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

'Beshrew your eyes,

They have o'erlook'd me and divide me ;

One half of me is yours, the othedr half yours.

(Merchant of Venice, Act iii, sc.2, Elworthy, "The Evil Eye", p.5.)

'It was currently believed in England at that time of the Black Death, that even a glance from the sick man's distored eyes was sufficient to give the infection to those on whom it fell. No doubt it was to this believe that shakespeare refers in

" Write "Lord have mercy on us" on those three;

They are infected; in their hearts it lies;

They have the plague, and caught it of your eyes.'"

(Love's Labour's Lost, Act v, sc. 2.,, Elworthy, p.34.)

شیکسپیئر کے اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریز کسی زمانے میں ایسا تصور کرتے تھے کہ جب کوئی مریض کسی کو دیکھے یا کوئی صحت مند کسی مریض کی آنکھ کو دیکھے تو بیماری اس صحت مند پر پڑ جاتی تھی۔

فارسی ''بوستان'' میں چشمِ بد کا ذکر

نظرِ بد کا ذکر صرف مغربی ادب میں نہیں ہوتا بلکہ جس طرح ''نظرِ بد'' یا ''چشمِ بد'' کا لفظ خود فارسی ہے۔ فارسی ادب میں بھی اس کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔

جاپانی پروفیسر کاگایا صاحب نے فارسی ادب کے بہترین شاعر شیخ سعدی کے کارنامہ ''بوستان'' میں سے ایک ایسی حکایت پر جائزہ لیا ہے جس میں ''چشمِ بد'' کا ذکر ہے۔

'' یکے روستائی سقط شد خرش | علم کرد بر تاك بستاں سرش
جهاں دیده پیرے برو بر گزشت | چنیں گفت خنداں بنا طور دشت
مپندار جان پدر کیں حمار | کند دفع چشم بد از کشت زار
که ایں دفع چوب از سرو گوش خویش | نمی کرد تا نوتواں مرد و ریش
چه داند طبیب از کسے رنج برد | که بے چاره خواهد خود از رنج مرد

((اردو ترجمہ) ایک دیہاتی کا گدھا مر گیا اس نے اس کا سر انگورستان میں لٹکا دیا۔ ایک جہاں دیدہ بوڑھا وہاں سے گزرا اس نے مذاق میں جنگل کے رکھوالے سے کہا۔ جان پدر یہ نہ سمجھ کہ یہ گدھا کھیت سے بدنظر کو دفع کر دے گا۔ اس لئے کہ یہ تو اپنے سر اور کان سے ڈانڈ دفع نہ کر سکتا تھا، یہاں تک کہ کمزور اور زخمی ہو کر مر گیا۔ وہ طبیب کسی کا مرض اچھا کرنا کیا جانے گا جب کہ خود مرض سے مرا چاہتا ہے۔) ''(''بوستانِ سعدی'' مترجم غلام عباس ماہو، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۲۰۰۱ء، ۲۴۴۔۲۴۳ص)

کاگایا صاحب نے ایران میں چشمِ بد کے تصور کا جائزہ لیتے ہوئے سعدی کے زمانے کے زکریا قزوینی کی کتاب ''عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات'' میں سے بھی چشمِ بد کا تصور تلاش کرنے کی کوشش کی تھی مگر اس میں اس قسم کا ذکر نہیں ملا۔ لیکن کاگایا صاحب کا کہنا ہے کہ بیسویں صدی کے شروع میں ایک انگریز ڈونالڈسن Donaldson نے ایران کے دیہات کے بارے میں یہ لکھا تھا کہ باستان کو چشمِ بد سے بچنے کے لیے لوگ گھوڑے، گدھے یا بکروں کی کھوپڑی کو کسی درخت کی شاخ پر لٹکا دیتے تھے۔ (ہیروشی کاگایا، ''سعدی کے ''بوستان'' میں نظر کا تصور''، ''جشن نامہ پروفیسر گاموُ'' ٹوکیو، ۱۹۸۷ء، ۲۳۰۔۲۲۴ص)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نظرِ بد صرف انسان پر نہیں لگتی بلکہ اجناس کے پیداوار پر بھی اثر کرتی ہے۔

ہندوؤں کے یہاں بری نظر کا تصور

ہندوؤں کے یہاں بھی نظر بد کا تصور موجود ہے۔ بیسویں صدی کے آغاز میں لکھی گئی کتاب " Natives in Northen India" جو کہ مشہور انگریز محقق ولیم کروک William Crooke کی تصنیف ہے، اس میں لکھا گیا ہے کہ ہندو عورتیں خاص کر برہمن کے یہاں نظرِ بد کا تصور ہے اور جب ان کے پیٹ میں بچہ ہو تو وہ بری نظر سے بچنے کے لیے دوسروں کے سامنے نہیں آتیں۔ (W. Crooke, "Natives in Northern India", London, 1907, p.196)

اور یہ تجربہ مجھے بھی ہوا تھا۔ جب میں ۱۹۸۴ء میں کراچی گیا تو وہاں ایک پاکستانی مسلمان دوست کے گھر جانے کا اتفاق ہوا تو اس وقت ان کی بیگم صاحبہ حاملہ تھیں۔ اس لیے ان ک ساتھ جب گپ شپ ہوئی تو وہ اپنے پیٹ کو میز کے ذریعے چھپا رکھتی تھی۔ اس وقت ان کے شوہر نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ نظرِ بد سے بچنے کے لیے ہے۔ حاملہ عورتوں کے بارے میں اس قسم کی پرہیز کاری ہوا کرتی تھی۔

انجیل میں نظرِ بد کا ذکر

یوں تو شیکسپیئر کے کارناموں یا ''بوستان'' کے یہاں نظر بد کا ذکر پایا جاتا ہے۔ مگر یہ تصور اتنا نیا نہیں ہے۔ یعنی یونانی اور رومانوی زمانے سے لے کر نظرِ بد کا تصور انسانی معاشرے میں موجود رہا۔ اور انجیل میں نظرِ بد سے متعلق بہت سے بیانات موجود ہیں جن کے بارے میں ایلورزی نے ابواب کا نمبر بھی دیا ہے۔ اب ان نمبروں کے مطابق انجیل سے نظر سے متعلق حصے درج کیے جاتے ہیں۔

' 54 So that the man that is tender among you, and very delicate, his eye shall evil toward his brother, and toward the wife of his bosom, and toward the remnant of his children which shall leave:'(Deuteronomy 28, "The Hol Bible", p.244.)

'وہ آدمی جو تم میں ناز پروردہ اور بہت نازک ہے اپنے بھائی اور اپنی ہمکنار بیوی اور اپنے تمام لڑکوں کو جو باقی ہوں گے بری نگاہ سے سیکھے گا۔ (تثنیہ شرع، ''کلام مقدس''، ۲۴۲ص)

' 56 The tender and delicate woman among you, which would not advemture to set the sole of her foot upon the ground for delicateness and tenderness, her eye shall be evil toward her son, and toward her daughter, '(Deuteronomy 28,

p.244.)

'اور وہ عورت بھی، جو تم میں نازوردہ اور نازک ہے جو نزاکت اور نرمی سے عادی نہ تھی۔ کہ زمین پر اپنا تلوا لگائے۔ اپنے پہلو کے شوہر اور بیٹی'' (تثنیہ شرع ۲۸، ۲۴۲ص)

' 8 The eyes of him that hath seen me shall see me no more: thine eyes are upon me, and I am not.' (JOB 7, p.585.)

'مجھ پر نظر کرنے والے کی نگاہ مجھے پھر نہ دیکھے گی۔ تیری آنکھیں مجھ پر ہوں گی مگر میں نہ ہوں گا۔ (ایوب، ۶۴۳ص)

' 21 Yeas, they opened their mouth wide against me, and said, Aha, aha, our eye hath seen it.' (PSALMS 35, p.626.)

'اور میرے خلاف منہ پھاڑ کر کہتے ہیں۔ کہ ''واہ واہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا'' (مزامیر، ۶۹۷ص)

'7 For he hath delivered me out of all trouble: and mine eye hath seen his desire upon mine enemies.' (PSALMS 54, p.636)

'کیوں کہ اس نے مجھے ہر مصیبت سے چھڑا لیا ہے۔ اور میری آنکھ نے میرے دشمنوں کی پریشانی کو دیکھ لیا ہے' (مزامیر ۱۲، ۷ص (انگریزی نسخہ میں باب کا نمبر '۷' دیا یا ہے مگر اردو نسخہ کے مطابق '۹' ہے))

' 10 The God of my mercy shall prevent me: God shall let see my desire upon mine enemies.' (PSALMS 59, p.638)

'میرا خدا۔ میرا شفق! خدا میری کمک کو آئے۔ مجھے میرے دشمنوں پر خوش ہونے دے۔' (مزامیر ۱۶، ۷ص)

'13 He winkteth with his eyes, he speaketh with his feet, he teecheth with fingers.'

'(PROVERBS 6, p.689)

'وہ آنکھیں مارتا پاؤں سے اشارہ کرتا اور انگلیوں سے بولتا ہے۔' (امثال، ۷۹۹ص)

' 6 Eat thou not the bread of him that hath an evil eye, neither desire thou his dainty meats:' (PROVERBS 23, p.703)

'تو کنجوس آدمی کی روٹی نہ کھا۔ اور اس کے لذیذ کھانوں کی خواہش نہ کر۔' (امثال ۸۱۸ ص)

' 22 He that hasteth to be rich hath an evil eye, and considereth not that poverty shall come upon him.(PROVREBS 28, p.708)

'کنجوس آدمی دولت کا لالچ کرتا ہے پروہ نہیں جانتا کہ مفلسی اس پر آجائے گی'(امثال،۸۲۴ ص)

'18 Their bows also shall dash the young men to pieces; and they shall have no pity on the fruit of the womb; their eye shall not spare children.'(ISAIAH 13, p.735)

'اور وہ لڑکوں کو قتل اور لڑکیوں کو برباد کریں گے۔ وہ رحم کے پھل پر رحم نہ کریں گے اور چھوٹے بچوں پر شفقت کی نگاہ نہ کریں۔'(اشعیا،۹۴۲ ص)

' 4 He hath bent his bow like an enemy: he stood with his right hand as an advisery, and slew all that were pleasant to the eye in the tabernacle of the daughter of Zion: he pured out his fury like fire.'(LAMENTATIONS 2, p.849)

'اس نے دشمن کی مانند کمان کھینچی ہے۔
اور اپنے دست راست کو مضبوط کیا ہے۔
اس نے مخالف کی طرح۔
جو کچھ آنکھوں کے لیے مرغوب تھا قتل کر دیا ہے۔
اس نے صیہون بیٹی کے خیمے میں۔
آگ کی مانند اپنا غضب بھڑکایا ہے۔'(مرثیے،۱۰۶۹ ص)

' 5 And to the others he said in mine hearing, Go ye after him through the city, and smite: let not your eye spare, neither have ye pity:' (EZEKIEL 9, p.861)

'اور اس نے دوسروں سے میرے سنتے ہوئے کہا۔ کہ اس کے پیچھے شہر میں سے گزرو اور مارو۔ تمہاری آنکھیں در گزر نہ کریں'(حزقیال،۱۰۹۶ ص)

' 22 The light of the body is the eye: if therefore thine eye be single, thy whole body shall be full of light.' (ST. MATTHEW 6, p.989)

'بدن کا چراغ آنکھ ہے۔ اگر تیری آنکھ درست ہو تو تیرا سارا بدن روشن ہوگا۔'(مقدس متی،۱۰ ص)

' 23 But if thine eye be evil, thy whole body shall be full of darkness. If therefore the light that is in thee be darkness, how great is that darkness!' (ST. MATTHEW 6, p.989)

'لیکن اگر تیری آنکھ تاریک ہو تو تیرا سارا بدن اندھیرا ہوگا۔ اس لیے اگر وہ روشنی جو تجھ میں ہے تاریک ہو تو کیسی

بڑی اریکی ہوگی؟' (مقدس متی، ۱۰ ص)

'15 Is it not lawful for me to do what I will with mine own? Is thine eye evil, because I am good?' (ST. MATTHEW 20, p.1007)

'یا کیا مجھے روا نہیں کہ جو کچھ میرا ہے اس سے جو چاہوں سو کروں۔ کیا تو اس لیے بری نظر سے دیکھتا ہے کہ میں نیک ہوں؟' (مقدس متی، ۳۰ ص)

' 22 Thefts, covetousness, wickedness, decieit, lasciviousness, an evil eye, blasphemy, pride, foolishness:'(ST. MARK 7, p.1031)

'زناکاریاں۔ لالچ۔ بدیاں۔ مکر۔ شہوت پرستی۔ بدنظری۔ کفر گوئی۔ نخوت حماقت۔' (مقدس مرقس، ۵۶ ص)

' 23 All these evil things come from within, and defile the man.' (ST. MARK 7, p.1031)

'یہ سب اندونی برائیاں نکل کر انسان کو ناپاک کرتی ہیں۔' (مقدس مرقس، ۵۶ ص)

' 34 The light of body is the eye.: therefore when thine eye is single, thy whole body also is full of light; but whne thine eye is evil, thy body also is full of darkness.' (ST. LUKE 11, p.1066)

'بدن کا چراغ تیری آنکھ ہے۔ جب تیری آنکھ درست ہے تو تیرا سارا بدن بھی روشن ہے۔ اور جب خراب ہے تو تیرا بدن بھی تاریک ہے۔' (مقدس لوقا، ۹۳ ص)

دلچسپ بات یہ کہ انجیل کے اردو ترجمہ میں کبھی کبھی بری نظر رکھنے والے کو 'کنجوس' لکھا ہے۔ اور دو جگہ پر لکھا ہوا ہے کہ 'بدن کا چراغ آنکھ ہے' یعنی آنکھ کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔، اور درست آنکھ رکھنے والے کا بدن روشن اور بری نظر رکھنے والے کا بدن تاریک بیان کیا گیا ہے۔ پھر، بری نظر کو لالچ، مکر، کفر گوئی، یا حماقت جیسے برے عناصر کے ساتھ ملا کر 'انسان کی اندرونی برائیاں' قرار دیا گیا ہے۔ اور اسی سے انسان ناپاک ہوجاتا ہے۔ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ عیسائیت میں یا ایسے علاقوں میں جہاں عیسائیت غالب ہے وہاں یہ نظرِ بد کا تصور بھی موجود ہے۔

قرآن مجید میں نظر بد کا ذکر

انجیل کے مطالعے کے بعد، قرآن مجید کا مطالعہ بھی ناگزیر ہے۔

قرآن مجید میں نظر بد سے متعلق واحد آیت یہ ہے۔اور یہ دعا نظر بد کے لیے بہت مشہور ہے۔ جب کسی کو نظر بد لگے تو یہی دعا کی جاتی ہے۔

وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارہم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون۔
وما ہو الا ذکر للعلمین۔ (القلم ۵۲-۵۱)

(جب یہ کافر لوگ کلامِ نصیحت (قرآن) سنتے ہیں تو تمہیں ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں کہ گو تمہارے قدم اکھاڑ دیں گے اور کہتے ہیں کہ یہ ضرور دیوانہ ہے، حالانکہ یہ تو سارے جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔)(''نظر اور یاس کی دعائیں''لاہور؛النور)

((دوسرا ترجمہ) اور ایسا لگتا ہے جیسے یہ کافر اکھاڑ دیں گے تمہارے قدم اپنی (بری) نظروں سے جب سنتے ہیں قرآن اور کہتے ہیں یہ تو ضرور دیوانہ ہے، حالانکہ یہ تو ایک نصیحت ہے جہاں والوں کے لیے۔)(''نظر اور تکلیف کی دعائیں''لاہور؛النور)

اس کے علاوہ قرآن مجید میں اس طرح evil کا ذکر آتا ہے۔

۷۹ مَآ اَصَابَكَ مِنۡ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنۡ سَيِّئَةٍ فَمِنۡ نَّفۡسِكَ وَاَرۡسَلۡنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوۡلًا وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًا

(79. Whatever good, (O Man!), Happens to thee, is from Allah; But whatever evil happens To thee, is from thy (own) soul. And We have sent thee As an Apostle To (instruct) mankind: Abd enough is Allah For a witness. ("The Holy Quran Text Translation & Commentatry", A. Yusuf Ali, Kahore: Shaikh Muhammada Ashraf, 1977, 'Nisaa', p.204.)

اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بھی خوبی ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتی ہے اور جو بھی بری بات ہوتی ہے وہ دراصل انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ یہاں نظر کا تصور تو نہیں مگر اس میں ایک ایسی سچائی نظر آتی ہے جو اس موضوع پر غور کرنے میں بہت مفید ہے۔

اردو شاعری میں نظر بد کا ذکر

ذیل میں قواعد، لغت اور اساتذہ کے اشعار میں نظر بد کے استعمال کا ایک مختصر جائزہ لیا جاتا ہے۔ بریکٹ کی اکثر وضاحتیں لغات میں نہیں ہیں بلکہ میں نے خود کی ہیں۔ نثر میں بھی نظر بد سے متعلق اردو ادب میں بہت بڑا ذخیرہ ہے ،لیکن یہاں صرف شعری مثالیں دی جائیں گی۔ یہ کام میرے عزیز سہیل احمد خاں صاحب کی مدد سے ہوا۔

نظر اترنا (محاورہ۔لازم)

نظر اتارنا: (محاورہ۔متعدی) صدقہ دے کر ضرر چشم بد کا دفعیہ کرنا۔ کسی عمل یا منتر سے چشم بد کا اثر دور کرنا۔ (نور اللغات ،جلد چہارم، صفحہ ۹۴۲)

ضررِ چشم کے رفع کرنے کے لیے صدقہ دینا۔ عورتیں مرچیں اور پھٹکری وار کر آگ میں ڈالتی ہیں، ان کا خیال ہے کہ پھٹکری نظر لگانے والے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ (جامع اللغات، جلد دوم، صفحہ ۱۹۶۲)

نظر آ جانا: (لازم) نظر لگ جانا۔ (جامع اللغات، جلد دوم، صفحہ ۱۹۶۲)

نظر بد: بُری نظر۔ چشم زخم۔ بُری نظر کا اثر۔ (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۳)

میر حسن۔ مثنوی سحر البیان۔ ؎ کتاں پر کرے مہ، اگر بد نظر

تو آدھا اِدھر ہووے آدھا اُدھر (سحر البیان، مرتبہ رشید حسن خاں۔ انجمن ترقی اردو ئی دہلی، ۲۰۰۰ء، شعر ۱۲۱، صفحہ ۱۵۷)

جرأت۔ ؎ وسواس مجھ کو ہے نظر بد کا ہر زماں

مت سج بنائے پھرتے قرباں اِدھر اُدھر (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۹۸)

آتش۔ ؎ نظر پڑ جائے جو تیرے صفائے رخ کا آئینہ

نگہ بد بیں پھر کر کور کر دے چشم بد بیں کو (کلیات آتش۔ جلد دوم، مرتبہ سید مرتضی حسین فاضل لکھنوی، مجلس ترقی ادب لاہور، طبع اول جون ۱۹۷۵ء، غزل ۲۱، صفحہ ۲۶)

محسن۔ ؎ شیرِ آ ہو یہ نہ ڈالے نظرِ بد ہر گز

آ ہوے چشمِ بتاں بلکہ ہے اب شیر افگن (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۹۸)

؎ نظرِ بد سے جو بچنا ہے تو دے بوسۂ زلف
صدقے کو اہلِ جہاں ردِّ بلا کہتے ہیں (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۹۸)

داغ۔ ؎ اللہ انھیں تو نظرِ بد سے بچانا
بن ٹھن کے وہ بیٹھے ہیں مرے اہلِ عزا میں (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۳)

نظرِ بد دُور (فقرہ) بُری نظر سے بچا رہے، نظر نہ لگے، خدا خیر کرے۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۹۸)

چشمِ بد: بُری نظر؛ بُری نظر کا اثر؛ نظرِ بد۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۷۸)

آبرو۔ ؎ وہ آتشیں عذار ہوا جب کہ جلوہ گر
تب آگ میں سپند کیا چشمِ بد کے تئیں (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۷۸)

چشمِ بد دُور: (فقرہ) ایک کلمہ جو نظرِ بد کا اثر دفع کرنے کے لیے کسی کی تعریف سے پہلے زبان پر لایا جاتا ہے، نظرِ بد نہ لگنے کی دعا۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۷۸)

قائم۔ تا مژہ دل سے پھر اب اشک کا غم پہنچا ہے
چشم بد دور عجب شغل بہم پہنچا ہے (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۷۸)

میر۔ چشم بد دور کہ کچھ رنگ ہے اب گریہ پر
خون جھمکے ہے پڑا دیدۂ گریاں کے بیچ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۷۸)

چشمِ بد دور آنکھیں موتی چور: (کہاوت) جملہ معترضہ بطور دعا استعمال ہوتا ہے اور کسی چیز کی تعریف سے پہلے لاتے ہیں تاکہ نظرِ بد سے بچی رہے۔ (جامع اللغات، جلد اول، صفحہ ۸۴۷) طنزاً بدصورت کی نسبت بولتے ہیں۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۷۸)

چشم بدبیں: بُری نیت سے دیکھنے والی آنکھ؛ دشمن کی آنکھ؛ حاسد کی آنکھ۔(اردولغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۷۸)

اختر۔ ؎ بیت ابرو سے ہوئی گلزار دیوان میں بہار
خودمضامین پھوڑتے ہیں چشم بدبیں ان دنوں (اردولغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۷۸)

ذوق۔ ؎ دل بدخواہ میں تھا مارنا یا چشم بدبیں میں
فلک پر ذوق تیرِ آہ گر مارا تو کیا مارا (امیر اللغات، صفحہ ۲۰۹)

چشم زخم: نظر بد، وہ آزار جو نظر بد کے اثر سے پہنچے؛ ضرر، نقصان۔(اردولغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۸۱)

(خاورنامہ)۔ ؎ یہی ڈرتا ہوں میں بھی اے عاقل مرد
کہ چشم زخم تجھے نا ہوئے تجھ درد (اردولغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۸۱)

فغاں۔ ؎ ایک دم خالی نہ پایا اشک سے اس آنکھ کو
چشم زخم دیدۂ پرنم مگر ناسور ہے (اردولغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۸۱)

(ریاض البحر)۔ ؎ قبول صورت تم سے نہیں ہیں شمس و قمر
کہ چشم زخم سے ان کو کبھی گزند نہیں (اردولغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۸۱)

(صوت تغزل)۔ ؎ کس طرح بازو پہ میں پڑھ دوں دعائے چشم زخم
اوس کی سفا کی پہ شور مرحبا ہونے کو ہے (اردولغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۸۱)

چشم زخم آنا: (محاورہ) نظرِ بد لگنا، نقصان پہنچنا۔(اردولغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۸۱)

شاکر ناجی۔ ؎ چشم زخم آوے مبادا ناجی
کوچے میں اوس کے تو جاتا ہے عبث (اردولغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم،

صفحہ۴۸۱)

چشم (کو) سیاہ کرنا: (محاورہ) طمع کرنا، لالچ کرنا، حرص وہوس کرنا۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۸۱)

قائم۔ ؎ متاعِ قحبۂ دنیا پہ کرنہ چشم سیاہ
کہ مالِ زن نہیں کھاتے جو مرد ہوتے ہیں (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۸۱)

میر۔ ؎ یہ ترک ہو کے خشن کج اگر کلاہ کریں
تو بوالہوس نہ کبھو چشم کو سیاہ کریں (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم، صفحہ ۴۸۱)

نگاہ بد کرنا: (محاورہ) بُری نظر سے دیکھنا۔

رند۔ ؎ پھوٹے وہ آنکھ جو کرے تجھ پر نگاہِ بد
او بُت بُرا کہے جو تجھے وہ زباں کٹے (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۷۷)

نیک نظر، پاک نظر:

میر حسن۔ مثنوی سحر البیان۔ ؎ نظر کی جو تسدیس و تثلیث پر
تو دیکھا کہ ہے نیک سب کی نظر (سحر البیان، مرتبہ رشید حسن خاں۔ انجمن ترقی اردو نئی دہلی، ۲۰۰۰ء، شعر ۲۶۹، صفحہ ۱۶۵)

نظر بخیر:

؎ تو صورت اپنی چھپا کر مجھے ستاتا ہے
نظر بخیر تصور مفید ہے میرا (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۹۸)

آتش۔ ؎ ہزاروں دیدۂ بد بیں تو اک نگاہ ہے پاک
غضب ہے ہو جو تری بزم میں سپند نہ ہو (کلیاتِ آتش۔ جلد دوم، مرتبہ سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی، مجلس ترقی ادب لاہور، طبع اول جون ۱۹۷۵ء، غزل ۱۳، صفحہ ۱۶)

اسپند:

سپند یا حرمل کو'' کالا دانہ'' بھی کہتے ہیں۔ یہ چونکہ تیزی سے جلتا ہے، اس لیے اسے نظر بد سے بچاؤ کے لیے فقیر کاسے میں جلاتے ہیں۔نظر بد کے لیے عموماً آگ کی دھونی دی جاتی ہے۔ہوسکتا ہے اس کا سرا ہندوؤں کی'' آرتی اُتارنا'' سے جا ملتا ہو۔فرہنگ آصفیہ میں ہے''اسپند: کالا دانہ۔تخم نیل۔ایک قسم کا بیج جو ہوا کی صفائی اور نظرِ بد کا اثر دور کرنے کے واسطے جلاتے ہیں۔(فرہنگ آصفیہ جلد اول۔صفحہ ۱۶۲)

ناسخ۔ تو جو آیا باغ میں تو چشمِ بد کے واسطے

آگ ہے یہ گل نہیں، اسپند ہے شبنم نہیں (کلیات ناسخ۔جلد اول، ترتیب وتحشیہ یونس جاوید، مجلس ترقی ادب لاہور طبع اول اپریل ۱۹۸۷ء، غزل ۱۴۴، صفحہ ۲۰۱)

اسپند کرنا: (محاورہ) نظر بد کے لیے اسپند جلانا۔

رند۔ ؎ اللہ اللہ آج تو اسپند کیجیے

پوشاک صندلی ہمیں کیا خوش نما لگی (نور اللغات۔جلد اول، صفحہ ۳۰۲)

منیر۔ ؎ اسپند کر کے اب تو جلا دے نگاہِ بد

دربار میں نکال لے دل کا بخار عید (امیر اللغات، صفحہ ۴۷۲)

نظر بٹو: سیاہ داغ وغیرہ جو نظر بد سے بچانے کے لیے لگایا جائے۔نظر وٹو۔(اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۹۸)

؎ مری سرکار کا اُلو نکل کا جا نہیں سکتا

کبھی ہندو بجر بٹو کبھی مسلم نظر بٹو (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۹۸)

نظر بٹو کا ٹیکا: نظر بد سے بچانے کے لیے کاجل کا ٹیکہ جو عموماً بچوں کو لگا دیا جاتا ہے۔(اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۹۸)

نظر بھاری ہونا: (محاورہ) بُری نظر لگنا۔(اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۰۰)

آبرو۔ ؎ بوالہوس ناپاک کی از بسکہ بھاری ہے نظر

پردۂ عصمت میں اپنے تئیں اوس سیں چھپا (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۰۰)

نظر بھڑکنا: (محاورہ) دفع نظر بد کے لیے لتہ جلاتے ہیں اوراس کے شعلے دینے کو نظر بھڑکنا کہتے ہیں۔ (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۳)

میر۔ فکر ہے ماہ کے جو شہر بدر کرنے کی

ہے سزا تجھ پہ یہ گستاخ نظر کرنے کی (کلیات میر، جلد اول، مرتبہ ظل عباس عباسی، قومی کونسل برائے فروغ اردو، نئی دہلی، دوسرا اڈیشن ۲۰۰۳ء، دیوان اول۔ غزل ۴۴۴، صفحہ ۳۴۱)

میر۔ کریں انھوں پہ بھلا کس طرح نظر گستاخ

بتان شہر ہمارے تو دین وایماں ہیں (کلیات میر، جلد اول، مرتبہ ظل عباس عباسی، قومی کونسل برائے فروغ اردو، نئی دہلی، دوسرا اڈیشن ۲۰۰۳ء، دیوان دوم۔ غزل ۸۹۸، صفحہ ۵۰۹)

نظر پتھر کو توڑ دیتی ہے: (کہاوت) نظر بد کا اثر پتھر سی سخت چیز میں ہو جاتا ہے۔ (جامع اللغات، جلد دوم، صفحہ ۱۹۶۵)

چشم سے پتھر پھوٹنا: (محاورہ) نظر بد کے اثر سے پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔ سخت سے سخت چیز پر بھی نظر کا اثر ہو جانا (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۱۲)

میر۔ اے بت گرسنہ چشم ہیں مردم نہ ان سے مل

دیکھے ہیں ہم نے پھوٹتے پتھر نظر سے یاں (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۱۲)

نظر پتھر میں تاثیر کرتی ہے: (کہاوت) نظر ہونے سے پتھر ٹوٹ جاتا ہے۔ (فرہنگ شفق، صفحہ ۶۵۴)

ناسخ۔ غیر کے آگے نہ ہو مان مرے کہنے کو

اے صنم کرتی ہے تاثیر نظر پتھر میں (کلیات ناسخ، جلد دوم حصہ اول، ترتیب وتحشیہ یونس جاوید، مجلس ترقی ادب لاہور طبع اول جون ۱۹۸۹ء، غزل ۳۰۲، صفحہ ۳۷۷)

میر۔ اے بت گرسنہ چشم ہیں مردم نہ ان سے مل

دیکھیں ہیں ہم نے پھوٹتے پتھر نظر سے یاں (کلیات میر، جلد اول، مرتبہ ظل عباس عباسی، قومی کونسل برائے فروغ اردو، نئی دہلی، دوسرا اڈیشن ۲۰۰۳ء، دیوان

سوم۔غزل ۱۲۱۵،صفحہ ۶۳۰)

داغ۔ ؎ نگاہ شیخ سے اللہ اس صنم کو بچائے

نظر کو دیکھا ہے تاثیر کرتے پتھر میں (نوراللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۴)

نظر جھڑنا: (لازم۔محاورہ) نظر بد کا اترنا، نظر بد کا اثر زائل ہونا۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۰۷)

شرف، آغا جو۔ ؎ نرگس کی ایک ایک اکھاڑی گئی پلک

چشم علیل کی جو تمھاری نظر جھڑی (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۰۷)

نظر جھاڑنا: (متعدی۔محاورہ) افسوں اور دعا پڑھ کر دفع نظر بد کی تدبیر کرتے ہیں۔ جن میں سینکوں کے تنکے استعمال کرتے ہیں۔ اس کو نظر جھاڑنا کہتے ہیں۔ (نوراللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۴)

امیر (صنم خانۂ عشق)۔ ؎ جھاڑنی ہے کون سے گل کی نظر

بلبلیں پھرتی ہیں کیوں تنکے لیے (نوراللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۵)

منتر یا دعا پڑھ کر نظرِ بد کے اثر کو دور کرنا، نظر اتارنا، نظر بد کے اثرات ختم کرنا۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۰۶)

پروانہ، جسونت سنگھ۔ ؎ نگاہ بد سے گر نرگس گلستاں میں اسے دیکھے

تو پھر وہ چشمِ جادوگر وہیں اس کی نظر جھاڑیں (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۰۶)

نظر جلنا: (لازم)

نظر جلانا: (متعدی۔عورتوں کا محاورہ) عورتیں ایک چھیتڑے کو توے کی سیاہی سے کالا کر کے دفع نظر بد کے لیے راتوں کو بیمار کے سامنے جلاتی ہیں۔ (نوراللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۴)

کالا دانہ، گیہوں کی بھوسی یا سرخ مرچیں اپنی اپنی معلومات اور رسوم و عقائد کے موافق انگیٹھی یا چولہے میں جلاتے ہیں۔ (فرہنگ شفق، صفحہ ۶۵۵)

ذوق۔ ؎ ید بیں کی ہے نظر کے جلانے کے واسطے

انجم سپند، آگ شفق، مجمر آسماں (کلیات ذوق، جلد دوم، مرتبہ ڈاکٹر تنویر احمد علوی،

مجلس ترقی ادب، لاہور۔طبع اول، مارچ ۱۹۶۷ء، قصیدہ۱۹،صفحہ ۸۶)

رشک۔ ؎ سال بھر تک نگہ بد سے وہ بت ہو محفوظ
لوگ ہولی سے نظر سب کی جلا لیتے ہیں (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۴)

نظر چڑھنا: (عورتوں کا محاورہ) نظر بد لگنا۔ٹوک میں آنا۔(نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۵)

نظر چڑھ جانا: (عورتوں کا محاورہ) نظر بد لگنا۔ٹوک میں آنا۔

نظر سے بچانا: (محاورہ) نظرِ بد کے اثر سے محفوظ رکھنا۔(اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۱۲)

ڈاکٹر مائل۔ ؎ نہ دیکھو آئینہ زیور پہن کر
بچاؤ آپ کو اپنی نظر سے (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۱۲)

(شعاع مہر۔نارائن پرشاد ورما)۔ ؎ بچاتا ہے یہ ایسی ویسی نظروں سے ترے رخ کو
جبیں حسن آ گیس پر یہی خدمت ہے سہرے کی (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۱۲)

نظر کا تعویذ: وہ تعویذ جو نظر بد کے لیے لکھتے ہیں۔(نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۶)

(صنم خانۂ عشق)۔ ؎ چشم بد دور ترقی پہ ہے جوبن اُن کا
چاہیے روز نیا ایک نظر کا تعویذ (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۶)

(شعاع مہر۔نارائن پرشاد ورما)۔ ؎ تم پہ سب اپنے پرایوں کی نظر پڑتی ہے
باندھ لو تم کوئی لکھوا کے نظر کا تعویز (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۱۷)

(نامعلوم) ؎ ماں نے تعویذ بھی باندھا مرے بازو پہ مگر
پھر بھی سر سے نہ یہ سودائے محبت اترا

نظر کا ٹوٹکا: دستور ہے کہ جب کوئی نظر بد کے اثر سے بیمار ہو جاتا ہے تو نظر لگانے والے کی پلکیں لے کر آگ میں جلاتے ہیں۔اس ٹوٹکے سے نظر بد کا اثر دفع ہو جاتا ہے۔(نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۶)

عموماً نظر لگانے والے کی پاؤں کی مٹی لے کر چولہے میں جلاتے ہیں، اگر بو آئے تو اسے نظر بد کا اثر سمجھا جاتا ہے۔(فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۵)

معروف۔ ؎ نہیں چشم مہ کی پلکیں خوباں نے پر جلا دیں

ازبس پلک جلانا ہے ٹوٹکا نظر کا (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۵)

نظر کا اثر کر جانا (محاورہ) نظر بد کا کام کر جانا۔ چشم بد سے ضرر پہنچنا۔ (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۷)

نظر کا کھا جانا: (محاورہ) بدنظر کے اثر سے تباہ و برباد ہو جانا۔ چشم زخم پہنچنا۔ (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۷)

ایسی سخت اور مہلک نظر ہونا کہ وہ شے یا انسان جس کو نظر لگی ہو معدوم ہو جائے۔ (فرہنگ شفق، صفحہ ۶۵۶)

مصحفی۔ ؎ سرمہ آسا خاک میں اے مصحفی میں مل گیا

کھا گئی کیا جانیے کس کی نظر میرے تئیں (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۵)

آتش۔ ؎ چار ہی دن میں نہ رکھا بلبل و گل کا نشان

کھا گئی صیاد و گل چیں کی نظر گلزار کو (کلیات آتش۔ جلد دوم، مرتبہ سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی، مجلس ترقی ادب لاہور، طبع اول جون ۱۹۷۵ء، غزل ۲۴، صفحہ ۳۲)

داغ۔ بند شہر آشوب ؎ فلک زمین و ملائک جناب تھی دلّی بہشت و خلد سے بھی انتخاب تھی

دلی جواب کا ہے کو تھا لاجواب تھی دلّی مگر خیال سے دیکھا تو خواب تھی

دلّی پڑی ہیں آنکھیں وہاں جو جگہ تھی نرگس کی

خبر نہیں کہ اسے کھا گئی نظر کس کی (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۵)

شعور۔ ؎ میرے پہلو میں نہیں تیرا پتہ ملتا ہے

کھا گئی کس کی تجھے اے دلِ دلگیر نظر (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۷)

نظر بد کا کھا جانا: (محاورہ) بُری نظر کا اثر ہونا؛ چشم زخم کی وجہ سے مر جانا۔ (جامع اللغات، جلد دوم، صفحہ ۱۹۶۳)

نظر کا کھا جانا: (محاورہ) نظر بد کا کام کر جانا۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۱۸)

سودا۔ ؎ یہ باغ کھا گئی کس کی نظر نہیں معلوم

نہ جانے کن نے رکھا یاں قدم وہ کون تھا شوم (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۱۸)

(زہر عشق) ؎ کچھ نہیں ماں کی اب خبر تم کو

کس کی یہ کھا گئی نظر تم کو (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۱۸)

(صنم خانۂ عشق)۔ نہ تھے تیرے مرنے کے یہ دن نعیم
خدا جانے کس کی نظر کھا گئی (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۱۸)

نظر کھا جانا: (لازم) نظرِ بد کا اثر ہونا۔ چشم بد کی وجہ سے ضرر پہنچنا یا مر جانا۔ (جامع اللغات، جلد دوم، صفحہ ۱۹۶۴)
حالی۔ ؎ جھڑ گئے تاجِ شرف سے تیرے سب لعل و گہر
تجھ کو اے دار الخلافت کھا گئی کس کی نظر (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۲۱)

نظروں میں کھائے جانا/نظروں نظروں میں کھائے جانا: (لازم) کسی چیز کو حرص کی نظر سے دیکھنا۔ (جامع اللغات، جلد دوم، صفحہ ۱۹۶۵)
نظر کیمیا اثر: وہ نظر جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ (جامع اللغات، جلد دوم، صفحہ ۱۹۶۴)
نظر گزر: چشم بد کا اثر۔ وہ چیز جو نظر کا اثر بد دور کرنے کے لیے الگ کر دیتے ہیں۔ (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۷)
داغ۔ ؎ تھوڑی نظر گزر کی ملے ہم کو ساقیا
ہے اپنی تاک جانب ساغر لگی ہوئی (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۷)
داغ۔ ؎ تجھ سے رونق نہیں ہے گھر کے لیے
رکھ لیا ہے نظر گزر کے لیے (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۷)
وحشت۔ ؎ بن ٹھن کے وقت شام چمن میں نہ کر گزر
سو کام ہیں خدا کے پیارے نظر گزر (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۵)
نظر گزر رکا: وہ چیز جو نظر لگ جانے کے خوف سے تھوڑی سی کسی کو دے دی جائے یا زمین پر گرا دی جائے۔ (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۷)
بچوں کا ایک کھیل بھی ہوتا تھا۔ جس میں کھانے کی چیز مکمل ختم نہیں کی جاتی تھی، بلکہ اس میں سے تھوڑی سی چیز بچا لی جاتی تھی جسے ''نشانی'' کہہ کر بعد میں طلب کیا جاتا تھا۔ جس بچے کے پاس ''نشانی'' نہ ہوتی وہ ہار جاتا تھا۔ اہل تشیع میں صدقہ سادات کو نہیں دیتے۔ ان کے نزدیک وہ سادات کے لیے حرام ہے۔
بعض اوقات عام لوگ بھی ''نظر گزر رکا'' نہیں لیتے اور کہتے ہیں۔ ''ہم کیا ندیدے ہیں جو نظر گزر رکا لیں۔'' (نور

اللغات)

(گلزار داغ)۔ ؎ تھوڑی نظر گزر کی ملے ہم کو ساقیا

ہے اپنی تاک جانبِ ساغر لگی ہوئی (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۲۳)

نظر گزر کا ٹیکا: (عورتوں کی زبان) عورتیں بچوں کے ماتھے پر دفع نظر بد کے لیے کاجل کا ٹیکا لگاتی ہیں۔ (نور اللغات ،جلد چہارم، صفحہ ۹۴۷)

ہندو معاشرت کے زیر اثر قیام پاکستان سے قبل مسلمان عورتیں بھی ٹھوڑی پر بندی گڑوالیتی تھیں۔

نظر گزر کے لیے: صدقہ خیرات کرنے کے لیے۔ (جامع اللغات، جلد دوم، صفحہ ۱۹۶۴)

رند۔ ؎ خدا بچائے تمہیں چشم بد کے صدمے سے

نظر گزر کے لیے رکھیے ڈنڈ پر تعویذ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۲۳)

(فریاد داغ)۔ ؎ تجھ سے رونق نہیں ہے گھر کے لیے

رکھ لیا ہے نظر گزر کے لیے (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۲۳)

(شعاع مہر، نارائن پرشاد ورما)۔ ؎ نگاہِ بد کے لیے یہ ذرا سی بات نہیں

نظر گزر کے لیے رُخ پہ خال ہوتا ہے (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۲۳)

نظر گزر ہونا: (فعل لازم) نظر بد کا اثر ہونا۔ نظر لگنا۔ (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۶)

نظر کا ٹیکا رٹیکہ: (مراد) کاجل یا سرمے کا ٹیکا جو نظر بد سے محفوظ رکھنے کے لیے (خصوصاً بچوں کے) ماتھے پر یا کان کے نیچے یا چہرے پر لگا دیتے ہیں۔ کلائی میں سیاہ ڈوریاں بھی باندھتے ہیں۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۱۷)

نظر لگا: وہ جس پر نظر بد کا اثر ہو۔ (جامع اللغات، جلد دوم، صفحہ ۱۹۶۴)

نظر لگا دینا رلگانا: (محاورہ۔ متعدی)

(علی نامہ)۔ ؎ لگاؤں نکو حاسدوں کے نظر

زباں حرف گیراں کی بند سر بسر (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۲۴)

پروانہ۔ ؎ ہمارے غنچہ دہن کو نہ دیکھا اے بلبل
تو اس کی نرگسِ بیمار کو نظر نہ لگا (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۲۴)

رشک: ؎ جو مجھے وصل میں لگائے نظر
اُسے دنیا میں کچھ نہ آئے نظر (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۷)

نسیم دہلوی۔ ؎ کیا تاب مدعی جو لگائے نظر انہیں
رہتے ہیں آہ و نالہ مرے پاسبانِ دوست (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۲۴)

(قاسم اور زہرہ)۔ ؎ نہ سمٹوں نہ جھینپوں، نہ پردا کروں
نظر تو لگا دے تو میں کیا کروں (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۲۴)

نظر لگنا/نظر لگ جانا: (محاورہ۔لازم) بُری نظر کا اثر کر جانا۔ (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۶)

قلی قطب شاہ۔ ؎ بہوت بھید سیتی تو فتناں سو آئے
نظر نا لگے تیوں کرو ان سپند (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۲۴)

آبرو۔ ؎ پیارے تمھارے پیار کوں کس کی نظر لگی
انکھیوں سیں وے انکھیوں کے ملانے کدھر گئے (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۲۴)

نظیر۔ ؎ مجھے یہ ڈر ہے کسی کی نظر نہ لگ جاوے
پھرو نہ تم کھلے بالوں سے جان کوٹھے پر (کلیات نظیر، مرتبہ عبدالباری آسی، مکتبہ شعر و ادب، لاہور، بارھواں ایڈیشن، غزل نمبر ۲۰۴، صفحہ ۸۳)

جراُت۔ ؎ آنکھ اپنی روتے روتے نہ شب تا سحر لگی

کیا جانے وصل یار میں کس کی نظر لگی (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۶)

آتش۔ ؎ دل کو لگی ہے چشم سیہ کی تری نظر
رُکتی نہیں کسی سے قضا و قدر کی چوٹ (فرہنگ شفق، صفحہ ۶۵۶)

ناسخ۔ ؎ نہ لگ جائے کہیں تجکو نظر نرگس کی ڈرتا ہوں
اِدھر سے پھر لے گلگشت میں رخسار گلگوں کو (فرہنگ شفق، صفحہ ۶۵۶)

نصیر۔ ؎ ڈرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو اک روز کہیں یاں
لگ جائے کسی مردم بد کی نظر اس کو (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۶)

نصیر۔ ؎ دن رات دیکھنے تجھے شمس و قمر لگے
ڈرتا ہوں میں کسی کی نہ پیارے نظر لگے (کلیات شاہ نصیر۔ جلد سوم، مرتبہ ڈاکٹر تنویر احمد علوی، مجلس ترقی ادب لاہور، طبع اول جون ۱۹۸۶ء، غزل نمبر ۲۰۶، صفحہ ۲۰۶)

ظفر۔ ؎ ناز سے گر ٹکٹکی تیری اِدھر لگ جائے گی
اور کو کیا میں کہوں میری نظر لگ جائے گی (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۶)

ظفر۔ ؎ منھ نہ مہتابی پہ کھول اپنا شبِ مہتاب
دیکھ چشمِ ماہ کی تجھ کو نظر لگ جائے گی (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۲۴)

غالب: ؎ نظر لگے نہ کہیں اُس کے دست و بازو کو
یہ لوگ کیوں مرے زخمِ جگر دیکھتے ہیں (دیوان غالب۔ مرتبہ حامد علی خاں، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۱۹۶۹ء، صفحہ ۸۶)

داغ۔ ؎ ڈھونڈتے پھرتے ہیں اک عالم میں شیدائی تجھے
لگ گئی کس کی نظر اے حسنِ زیبائی تجھے (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۶)

داغ۔ ؎ کچھ روتے ہیں کچھ مرتے ہیں کچھ لوٹ رہے ہیں
کس کی نظر بد تری محفل کو لگی ہے (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۷)

شاد عظیم آبادی۔ ؎ کہاں گلوں کے وہ تختے وہ لالہ زار کہاں

بہار میں تو نظر لگ گئی بہار کہاں (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۲۴)

بیمار۔ ؎ ہر روز وہ پھر جاتے ہیں در تک مرے آ کے

کچھ جذبِ محبت کو لگی ہے نظر ایسی (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۶)

نظر لا گنا: (محاورہ) نظر لگنا کی قدیم صورت۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۲۳)

(مثنوی تصویر جاناں)۔ ؎ کوئی کہتا کہ دیکھو نبض اس کی

کوئی کہتا نظر لاگی ہے کس کی (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۲۳)

نظر میں آنا: (عورتوں کا محاورہ) ٹوک میں آنا۔ نظر بد کا اثر ہونا۔ (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۸)

نظر نہ لگنا: چشم بد کا اثر نہ ہونا۔

نظر نہ لگے: (فقرہ) اللہ تعالیٰ نظرِ بد سے محفوظ رکھے، چشم بد دور، بالعموم کسی کی تعریف کے وقت بولا جاتا ہے۔

ظفر۔ ؎ کہیں دکھانے پھبن وہ اِدھر اُدھر نہ لگے

مجھے یہ ڈر ہے کسی کی اسے نظر نہ لگے (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۷)

غالب۔ ؎ دیا ہے خلق کو بھی تا اسے نظر نہ لگے

بنا ہے عیش تجمل حسین خاں کے لیے (دیوان غالب۔ مرتبہ حامد علی خاں، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۱۹۶۹ء، صفحہ ۱۸۸)

(درد آشوب)۔ ؎ رخِ نگار و غمِ یار کو نظر نہ لگے

گلہ نہیں ہے اگر آنکھ عمر بھر نہ لگے (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۳۱)

نظر والا: (اسم فاعل) وہ شخص جس کو نظر لگی ہو۔ نظر والے کے پاؤں تلے کی مٹی یا لہسن پیاز مرچ نمک چولہے میں جلاتے ہیں۔ (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۹)

نظر وظر: (تابع مہمل) نظرِ بد کا اثر۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۳۲)

نظر ہایا: (عورتوں کی زبان) نظر لگانے والا۔ اگر مرد ہو تو ''نظر ہایا'' عورت ہو تو ''نظر ہائی''۔ (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۹)

اس کا مترادف ''ندیدہ'' یا ''ندیدی'' بھی ہے، یعنی جس نے کبھی ایسی اور اتنی چیز نہ دیکھی ہو۔ اور ہوس سے اسے دیکھے۔

معروف۔ ؎ دیکھ آئینہ ہے نظر ہایا

نہ دو چار اس سے ہو نظر ہو گی (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۷)

نظر ہائی:

(خواب راحت)۔ ؎ دیدے پھوڑوں نظر ہائی کے

میاں جئیں اپنی مائی کے (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۳۲)

نظر ہونا/نظر ہو جانا: (محاورہ) نظر لگ جانا۔ چشم بد کا اثر ہو جانا۔ (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۹)

میر۔ دیوان اول۔ ؎ بیمار رہے ہیں اس کی آنکھیں

دیکھو کسو کی نظر نہ ہووے (کلیات میر، جلد اول، مرتبہ ظل عباس عباسی، قومی کونسل برائے فروغ اردو، نئی دہلی، دوسرا اڈیشن ۲۰۰۳ء، دیوان اول۔ غزل ۵۵۷، صفحہ ۳۸۲)

میر۔ ؎ رہتی ہیں الم ناک ہی وے آنکھیں جو اچھی

بد چشم کسو شخص کی شاید کہ نظر ہے (کلیات میر، جلد اول، مرتبہ ظل عباس عباسی، قومی کونسل برائے فروغ اردو، نئی دہلی، دوسرا اڈیشن ۲۰۰۳ء، دیوان پنجم۔ غزل ۱۷۲۷، صفحہ ۷۹۶)

مصحفی۔ ؎ آرسی دیکھا بہت کرتے ہو یہ ڈر ہے مجھے

ایک دن تم کو تمہاری ہی نظر ہو جائے گی (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۷)

تسلیم۔ ؎ تری چشم فتاں ہے بیمار اب

مقرر کسی کی نظر ہو گئی (معین الشعراء۔ صفحہ ۲۴۷)

رند۔ ؎ مہ و خور جائے قرص و سیم و زر خیرات ہوتے ہیں

نظر ان کو ہوئی ہے رات دن صدقے اُترتے ہیں (نور اللغات، جلد چہارم، صفحہ ۹۴۹)

مجروح۔ ؎ تم آنکھوں کو اتنا جھکاتے ہو کیوں

کہیں کیا کسی کی نظر ہو گئی (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۷)

عاشق۔ ؎ زخم کیوں دیکھتے ہو ڈر ہے مبادا ہو جائے
دست و بازو کو ترے قاتلِ خونخوار نظر (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۷)

آصف الدولہ۔ ؎ وہ جوبن نہ وہ روپ ہے کیا سبب تمہاری پھبن کو نظر ہو گئی
لچکتی ہے ہر بار کیوں اس قدر تمہاری کمر کو نظر ہو گئی (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۷)

نامعلوم۔ ؎ تمہارے واسطے دل سے مکاں کوئی نہیں بہتر
جو آنکھوں میں تمہیں رکھوں تو ڈرتا ہوں نظر ہو گی (فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، صفحہ ۵۷۷)

(الماس درخشاں)۔ ؎ چشمِ بد دور ہے کاجل بھی تو منظورِ نظر
کیوں نظر ہو گئی کیوں ہو گئیں بیمار آنکھیں (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۳۲)

صفدر۔ ؎ نہیں طبیعت میں اب وہ گرمی نہیں وہ آنکھوں میں طرز شوخی
ہمیں یہ ثابت ہوا مقرر تمہیں کسی کی نظر ہوئی ہے (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۳۲)

(یادگارِ داغ)۔ ؎ نہیں رہتے ہیں اچھے خوب صورت
کہ ان کو ہو جاتی ہے نظر بھی (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۳۲)

(تاج سخن)۔ ؎ آئینہ آپ کو تکتا ہے نظر اس پہ نہیں
اک نظر ہم ابھی دیکھیں تو نظر ہوتی ہے (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۳۲)

نظر کا اثر ہونا: (محاورہ) نظر بد کا اثر ہونا۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم، صفحہ ۱۱۷)

(پدماوت۔عشرت)۔ ؎ اگر تجھ پر اثر ہے یہ نظر کا

سپندِ دل مرا ہے گا سلگتا (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بستم، صفحہ ۱۱۷)

نظر کا پھیر ہو جانا: (محاورہ) نظر لگ جانا۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بستم، صفحہ ۱۱۷)

نظر نہ ہونا: چشم بد کا اثر نہ ہونا۔ (جامع اللغات، جلد دوم، صفحہ ۱۹۶۴)

(گلزار داغ)۔ ؎ نگہِ شوق بے اثر نہ ہوئی

تم کو پردے میں کیا نظر نہ ہوئی (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بستم، صفحہ ۱۳۱)

(رشک قمر)۔ ؎ آئینہ دیکھ کر یہ کیجیے شکر

آپ کو آپ کی نظر نہ ہوئی (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بستم، صفحہ ۱۳۱)

نظر نہ ہو جائے: (فقرہ) نظرِ بد نہ لگے۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بستم، صفحہ ۱۳۱)

مومن۔ ؎ میرے تغییر رنگ کو مت دیکھ

تجکو اپنی نظر نہ ہو جائے (کلیات مومن، مکتبہ شعر وادب، لاہور، صفحہ ۱۵۵)

نظر دور ہونا: (محاورہ) نظر بد کا اثر جاتا رہنا، نظر اترنا۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بستم، صفحہ ۱۰۹)

(شان الحق حقی۔ نوائے پاک)۔ ؎ چشم بد بیں کی لگی تھی جو نظر دور ہوئی

طلعتِ ماہ سے سب گردِ سفر دور ہوئی (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بستم، صفحہ ۱۰۹)

نظر انا: نظر بد کا اثر ہونا۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بستم، صفحہ ۱۳۳)

نظر اجانا رنظر ایا جانا: (محاورہ) چشم بد کا اثر ہونا۔ (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بستم، صفحہ ۱۳۳)

رند۔ ؎ باغ میں او گل تو نظر ایا گیا

خونِ بلبل سے تجھے نہلایئے (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بستم، صفحہ ۱۳۳)

(سراپا سخن)۔ ؎ نادیدے ہیں رقیب نہ دیکھا کرو انہیں

نظر اکہیں نہ جائے یہ شمع نظر کی لو (اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بستم، صفحہ ۱۳۳)

(ماخذ لغات: اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ہفتم (جہاں گردی (ج) تا چھ)، اردو لغت بورڈ (ترقی اردو بورڈ)

کراچی، جون ۱۹۸۶ء، اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد بیستم (نشات تا نھ)، اردو لغت بورڈ کراچی، جون ۲۰۰۵ء، امیر مینائی۔ امیر اللغات۔ اول دوم، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۸۹ء، خواجہ عبدالمجید۔ جامع اللغات، (۲ جلدیں)، اردو سائنس بورڈ لاہور، مارچ ۱۹۸۹ء، منشی غلام حسین آفاق بنارسی۔ معین الشعراء، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، طبع جدید ۲۰۰۳ء، منشی لالتا پرشاد شفق۔ فرہنگ شفق، اتر پردیش اردو اکادمی لکھنؤ، پہلا اکادمی ایڈیشن، ۱۹۸۳ء، مولوی سید احمد دہلوی۔ فرہنگ آصفیہ، (۴ جلدیں) مرکزی اردو بورڈ لاہور، عکسی، بار اول اگست ۱۹۷۷ء، مولوی نور الحسن نیر۔ نور اللغات، (۴ جلدیں) نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، ۱۹۸۵ء)